تصریحات

مجوزہ شریعت بل ـــ چند گذراشات

(۱) مجوزہ بل میں قرآن پاک کے ساتھ سنت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو مجمل ہے اور وضاحت طلب ہے ۔ اگرچہ عوام سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی لیتے ہیں لیکن قانون سازی میں ایسا اجمال یا ابہام تباہ کن نتائج پیدا کر سکتا ہے ۔ اہلِ تشیع ائمہ اثنا عشر خصوصاً حضرت جعفر صادق کے ارشادات پر بھی سنت کا لفظ استعمال کرتے ہیں ۔ لہٰذا اس اجمال و ابہام کا رفع ہونا بھی ضروری ہے کہ سنت سے کس کی سنت مراد ہے ۔ ہماری رائے میں بد نیتی کی بناء پر یہ ابہام رکھا جا رہا ہے ورنہ صاف طور پر کیوں نہیں لکھا جاتا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ علاوہ ازیں سنت کے ساتھ " ثابت شدہ " کی شرط لگانا بھی ضروری ہے لہٰذا قانونی عبارت یوں ہونی چاہئے " قرآن مجید اور رسول اللہ کی سنت ثابتہ " ۔

(۲) مجوزہ بل میں شریعت کی تعریف میں بتایا گیا ہے کہ وہ احکام جو قرآن اور سنت سے متعین ہوئے ہیں ۔ یہاں پر " احکام " کا لفظ عام ہے ۔ اس میں عقائد بھی شامل ہیں اور معاملات و عملیات بھی جبکہ سارے بل کا محور صرف معاملات ہیں اس میں عقائد کو چھیڑا ہی نہیں گیا لہٰذا یہ بل یا تو ناقص ، مہمل اور نا مکمل ہے اور اگر اس میں عقائد و ایمانیات شامل نہیں تو پھر اس بل کا نام " عملی شریعت کا بل " ہونا چاہئے نہ کہ شریعت بل ۔ یہ نام شریعت اور اہل اسلام کے ساتھ فریب کاری ہے ۔

(۳) اسلام میں فرقہ بندی حرام اور ممنوع ہے ۔ فرقہ کی مذمت میں کئی آیات و احادیث موجود ہیں اور اس بل کا کا مکروہ ترین پہلو یہ ہے کہ اس میں فرقہ واریت کو اسلامی اور شریعت کا تحفظ دیا گیا ہے ۔ قرآن و سنت میں ہر فرقہ کی تعبیر و تشریح کو تسلیم کرنا دراصل یہ ثابت کرنا ہے کہ فرقہ واریت شرعاً جائز ہے اور تمام فرقے برحق ہیں ۔ ماشاء اللہ کیسا عجیب و غریب شریعت بل ہے جو فرقہ واریت کو بھی سند جواز عطا

فرماتا ہے لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوئی پاکستان میں شریعت کی بالا دستی کا وہ کیسا خوبصورت منظر ہو گا جب ایک جیسے دو مقدمات میں فاضل جج صاحبان بالکل متضاد فیصلے دے رہے ہوں گے یہ صورت حالات مزید دلچسپ اس وقت ہو گی جب ایک مقدمہ میں دو فرقوں کے دو افراد ملوث ہوں گے عدالت کس فریق کے فرقہ کے مطابق کتاب و سنت کی تشریح کرے گی ؟ خاوند اہل حدیث ہے بیوی حنفی ہے ۔ خاوند نے تین طلاقیں بیک کلمہ دیں چونکہ وہ اسے ایک طلاق تصور کرتا ہے لہٰذا اس نے عدت کے اندر رجوع کر لیا ۔ بیوی سمجھتی ہے تین طلاقیں ہو گئیں مرد کا حق رجوع ختم ہو چکا ہے ۔ وہ اب ازدواجی تعلقات قائم کرنا حرام سمجھتی ہے ۔ اسے زنا گردانتی ہے مگر مرد جائز سمجھتا ہے ۔ عدالت کیسے فیصلہ کرے گی ۔ یہی حال مالی اور دیگر معاشرتی و سیاسی مسائل کا ہے ۔ یہ تو شریعت کا مذاق اڑانے والی بات ہے ۔ ہر فرقہ کے مطابق کتاب و سنت کی تشریح نا ممکن بھی ہے اور حرام بھی ۔ نا ممکن اس بناء پر کہ اس وقت تک کسی فرقہ سے منسلک افراد کا پتہ چلانا ممکن نہیں جب تک ہر فرقہ کے افراد کی رجسٹریشن نہ ہو اور اس کے شناختی کارڈ پر مذہب اسلام کے ساتھ فرقہ بھی نہ لکھا ہو ۔ صدر ضیاء الحق نے یہ تجربہ کیا تھا نتیجہ یہ نکلا کہ کئی غیر شیعہ افراد نے زکوہ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے خود کو شیعہ ظاہر کر دیا حالانکہ وہ شیعہ نہ تھے ۔ اس بناء پر کہنا انتہائی غیر معقول بات ہے کہ کتاب و سنت کی تشریح فرقوں کی آراء کے یہ مطابق کی جائے گی اس سے نہ بند ہونے والا پنڈورا باکس کھلے گا ۔ فرقہ ورایت کو ہوا ملے گی ۔ باہمی عداوتیں بڑھیں گی اور شریعت محض ایک مذاق بن کر رہ جائے گی ۔

علاوہ ازیں کتاب و سنت کی تشریح و تعبیر کو فرقوں کی صوابدید پر چھوڑنے کا مطلب یہ ہوا کہ کتاب و سنت کی تشریح و تعبیر میں سٹیٹ کا اپنا کوئی نظریہ نہیں ۔ وہ غلط اور صحیح تعبیر میں فرق کرنے سے قاصر ہے ۔ عدالت بھی پابند اور مجبور ہے ۔ ایک فاضل جج یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ کتاب و سنت کی یہ تعبیر قطعاً غلط ہے اپنا فیصلہ اپنی رائے اور تحقیق کے خلاف دینے کا پابند ہے کیونکہ قانون کے تحت وہ اسی تعبیر پر فیصلے دے سکتا

ہے جو متعلقہ فرقہ کہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ایسا جج جہنمی و دوزخی ہے جو حق بات سمجھ لینے کے باوجود اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس بل نے بے شمار جج صاحبان کے لئے دوزخ و جہنم کے دروازے کھول دئے ہیں کیونکہ وہ اپنے ضمیر اپنے علم اور اپنی تحقیق کے مطابق نہیں بلکہ فرقے کی بنیاد پر فیصلہ دینے کے پابند ہوں گے اس سے جمود فکری زنگ آلودگی اور نظری کوتاہی میں اضافہ ہو گا اور اجتہاد کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اتحادِ اُمت کیسے ممکن ہے ؟
شیعیت کا آغاز کہاں سے ہوا ؟
اُمتِ مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی سازش کس نے کی ؟
ایران شیعیت کی آماجگاہ کیسے بنا ؟
شیعہ کے حقیقی عقائد کیا ہیں ؟

یہ سب تفصیلات جاننے کیلئے امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رح کی معرکۃ الآراء تصنیف

الشیعہ و السنہ اردو

کا مطالعہ بہت ضروری ہے

ناشر: ادارہ ترجمان السنہ
۴۷۵، شادمان ـــــ لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ قدوسیہ
اُردو بازار ـــــ لاہور